لَو
عماد احمد

لَو

عماد احمد

https://emad-ahmad.com/

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

مارچ ۲۰۲۴ء

ISBN number:۹۷۸-۹۶۹-۲۳۴۷۱-۳-۶

تعدادِ اشاعت:۱۰۰۰

قیمت:۷۰۰ روپے

https://emad-ahmad.com/

ام السنہ

حدیثِ جبریلؑ کے نام!

https://emad-ahmad.com/

https://emad-ahmad.com/

فہرست

☆ احوالِ دیگر

☆ دو اضافی باتیں

۱ اک عمر کاٹ دی ہے نظر نے شہود میں ۱۷

۲ حدیثِ جبرئیلؑ ۱۹

۳ رفتگاں ۲۲

۴ صبر کر گیا اک شخص ۲۴

۵ مرے وجود میں بڑھنے لگا تھا ڈر چپ چاپ ۲۷

۶ گزرتے لمحوں کی بے ثباتی کا ذکر تھا گرچہ ہر زباں پر ۳۰

۷ کہیں سے کھلنے لگا ہے عقدہ کہ لامکاں کا ظہور کیا ہے ۳۲

۸ زیاں اک سوچ ہے، احساس ہے یا تجربہ ہے یہ ۳۴

۹ میں ہی شر ہوں میں ہی خیر ہوں میں ہی ہوں میدانِ جنگ ۳۶

۱۰ چھوڑ دیں قلب کی اور نفس کی گردان جناب ۳۸

۱۱ سکوتِ ہست ۴۰

۱۲ ادراک ۴۲

https://emad-ahmad.com/

۱۳	ذات اور رات کی حقیقت جان	۴۵
۱۴	نفس اور قلب	۴۶
۱۵	ذات کا منظر	۵۰
۱۶	فنا اور بقا	۵۵
۱۷	خوش نہیں ہوں مطمئن ہوں جو ضروری بات ہے	۵۸
۱۸	قیدی	۶۰
۱۹	ڈھلان	۶۲
۲۰	رات کے اندھیرے میں گر ایک بھی ستارہ ہوتا شرحِ صدر ہو جاتی	۶۵
۲۱	رزم	۶۷
۲۲	تکبر کس کو کہتے ہیں، تدبر کس کو کہتے ہیں	۷۳
۲۳	سمجھے گا میرے بعد تری کج روی کو کون	۷۵
۲۴	شہاب تھا، سحاب تھا مجھے پتا نہیں چلا	۷۸
۲۵	چھوڑ، غزل مت لکھ تو آج	۸۱
۲۶	زخم کھولو گے، چلو کھولو پھر	۸۳
۲۷	ترے خیال سے پیدا ہوئے بہت سے سوال	۸۵

https://emad-ahmad.com/

۲۸	قطعہ: نیند میں سوچنے کی عادت ہے	۸۸
۲۹	جس کا غم ہوا ہے اتنا، بات تو وہ ذاتی ہے	۸۹
۳۰	یا غمِ زندگی کو رو جاؤ	۹۲
۳۱	تنہائی میں میلہ تھا اور میلے میں تنہائی تھی	۹۴
۳۲	فراقِ نور نے تڑپا دیے ہیں قالب و قلب	۹۶
۳۳	فلکر کا روح کے احصار سے رشتہ کیا ہے	۹۸
۳۴	خامشی زندگی کا حاصل اور زندگی درد کی مقلد ہے	۱۰۱
۳۵	وقت کے دھارے میں بہتے جا رہے ہیں آپ ہم	۱۰۳
۳۶	بہت افسوس سے کہنا پڑا ہے	۱۰۵
۳۷	خارج میں تذکیر سے استنباط ملے	۱۰۷
۳۸	قطعہ: مسجد و محرابِ ہستی کیا ہوئے	۱۰۹
۳۹	تخیل کے سمندر سے حقیقت کے سرابوں تک	۱۱۰
۴۰	دل و دماغ ٹھکانے پہ آ گئے کہ نہیں	۱۱۲
۴۱	تہذیبِ غم سکھائے نہیں سیکھتا کوئی	۱۱۴
۴۲	اعجازِ غم ہے حکمتِ قلب و شعورِ ذات	۱۱۶
۴۳	نفسِ ابلیس	۱۱۸

https://emad-ahmad.com/

۴۴	عمر کا سورج نصف نہار سے آگے نکلا تو یہ جانا	۱۲۱
۴۵	خالی بازو ہی لہرادو	۱۲۳
۴۶	لَو (۱)	۱۲۵
۴۷	قطعہ: جنوں کی پردہ دری سے سیکھا، خرد کی بخیہ گری سے سیکھا	۱۲۶
۴۸	گفتگو کی لَو جلتی ہے، بات خود بخود چلتی ہے	۱۲۷
۴۹	خامشی اداسی بھی ہے، خامشی سکوں پرور بھی	۱۲۹
۵۰	لَو (۲)	۱۳۱
۵۱	آرزو انتظار کرتی ہے	۱۳۵
۵۲	اجماعِ کُل حواس ہے غم کے مقام پر	۱۳۸
۵۳	تطہیرِ بدن تزکیہِ ذات سے پہلے	۱۴۰
۵۴	دل ودماغ کو گر بے لگام چھوڑ دیا	۱۴۲
۵۵	بعد از خرابیِ بسیار	۱۴۵
۵۶	خیال چل پڑا ہے ایک راستے پہ، کیا کہیں	۱۴۸
۵۷	کواڑ کیا، یہاں تو جسم وجاں کا درا کھڑ گیا	۱۵۰
۵۸	شعورِ ہستی نے کس اداسی میں کیسے دکھ میں جنم لیا تھا	۱۵۲

https://emad-ahmad.com/

۵۹	اللہ کرے کہ قلب کی کھڑکی کھلی رہے	۱۵۴
٦۰	شمعِ غم جل رہی ہے جلائے رکھو	۱۵٦
٦۱	اپنے اوپر حصار مانگتا ہے	۱۵۸
٦۲	وفورِ جذبات میں جنوں نے خرد سے کیا مستعار مانگا	۱٦۱
٦۳	میں عدم سے وجود میں آیا	۱٦۳
٦۴	در و دیوار سے وحشت، شبیہِ یار سے وحشت	۱٦۵
٦۵	اگر ہم عاجزی کو زیست کی معراج کہتے ہیں	۱٦۷
٦٦	غمِ ہستی کی حرمت کا اگر ادراک ہو جاتا	۱٦۹
٦۷	وفورِ نور کی اک جو کا انتظار رہا	۱۷۱
٦۸	سفر کے اندر اٹھی مرے میں خرد سے وحشت، جنوں کی چاہت	۱۷۳
٦۹	سیاہ رات مقدر ہے روشنی مقدور	۱۷۵
۷۰	سچائی کا تنہائی سے ربط رہا	۱۷۷
۷۱	امکان	۱۷۹
۷۲	انتہائے ارتقائے آدمِ خاکی تو دیکھ	۱۸۳

https://emad-ahmad.com/

https://emad-ahmad.com/

احوالِ دیگر

السلام علیکم!

ایک لو وہ ہوتی ہے جو جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔تاریکی کا پردہ چاک کرتی ہے۔نظر کو بھلی لگتی ہے۔منظر کو ظاہر کرتی ہے۔ایک لو وہ ہوتی ہے جو لگ جاتی ہے۔جلتی یہ بھی ہے مگر یہ نظر کو بھلی لگتی ہے نہ آنکھ کے سامنے کوئی منظر ظاہر کرتی ہے۔بلکہ یہ تو قلب کو نظر دیتی ہے۔من کی تاریکی کے تہ بہ تہ پردے چیر دیتی ہے۔باطن کو روشن کر دیتی ہے۔جس کے من میں ایسی لو کا ظہور ہو جائے وہ مدتوں لو جلائے ہوئے، لو لگائے ہوئے اپنے اندر معتکف رہتا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان آنکھ بند کر کے اپنی ذات کی سن گن لے تو دو احساسات اپنے اندر واضح طور پر پڑھ سکتا ہے۔ایک اپنے اندر لو لگے ہونے کا احساس اور ایک اپنے باہر لو جلے ہونے کا احساس۔وہ اپنے من میں خود کو ایک ھُو سے ربطِ مسلسل میں پاتا ہے۔جیسے کوئی تشنہ لب ٹھنڈے اور میٹھے پانی کو بس چھوا چاہتا ہو۔جیسے قلب شعورِ ذات اور بے خودی کے سنگم پر سب کچھ

https://emad-ahmad.com/

جانتا ہو مگر خود کو بھی فراموش کر دینا چاہتا ہو۔ جیسے ہونے اور نہ ہونے کے درمیان ادراک کا ایک موہوم پردہ محض ایک کن کا منتظر ہو۔ لو لگنے کا یہ تجربہ اتنا معنی خیز ہوتا ہے کہ وجود اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ ایک مقناطیسیت کا منبع بن جاتا ہے اور انسان اپنے وجود کی کل قوت کے ساتھ گویا خود بھی ایک لو بن جاتا ہے اور یہ لو جلائے ہوئے بیٹھا رہتا ہے۔

لو لگنے اور لو جلنے کا یہ امتزاج جس کسی کو نصیب ہو جائے ہو وہ خود کو دو دنیاؤں کے معارج پہ کھڑا پاتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا روشنی کا ایک دریچہ ہے جو اس کے قلب پر کھل رہا ہے اور دوسرا دریچہ اس کے قلب سے دنیا پر کھل رہا ہے۔ وہ لو لگائے رکھتا ہے کہ روشنی پاتا رہے اور لو جلائے رکھتا ہے کہ روشنی بانٹتا رہے۔

روشنی پانے اور روشنی بانٹنے کے اس سلسلے کا آپ کے ہاتھ میں موجود اس کتاب سے گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ میری دیگر کتب پڑھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں اس سے پیشتر کن تجربات سے گزرا ہوں سو ان کے تذکرے کا اب محل نہیں ہے مگر میرا آج لو لگنے اور لو جلے ہونے کے اسی باہمی امتزاج سے عبارت ہے۔ تصوف کے لفظ کو بہت سے اسباب کی وجہ سے میں پسند نہیں کرتا مگر جو لوگ احسان کی زندگی سے واقف ہیں وہ یقینی طور پر لو لگنے اور

https://emad-ahmad.com/

لو جلنے کے اس امتزاج کو سمجھ بھی سکتے ہیں اور محسوس بھی کر سکتے ہیں۔

میری یہ کتاب "لو" اعتکافِ ذات کے اس تجربے کے الفاظ میں ڈھلنے کی روداد ہے۔ میں نے ایک عمر کچھ کرنے میں صرف کی ہے۔ زندگی کی چار دہائیاں ایک کے بعد ایک ہنگام کی نظر ہوئی ہیں۔ میری زندگی عمل، مقصد، راستوں اور منزلوں سے عبارت رہی ہے۔ جستجو، کاوش، سعی اور محنت اس میں اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ مگر میرا یہ آج یکسر مختلف دِکھ رہا ہے۔ اس میں بے عملی نہیں ہے، بے مقصدی تو قطعی نہیں ہے۔ تھکن نہیں ہے۔ بے سکونی نہیں ہے۔ جستجو اور کاوش سے اعراض نہیں ہے۔ سعی اور محنت سے وحشت نہیں ہے۔ مگر ان سب کی جیسے ضرورت بھی نہیں ہے۔ بس ایسے ہے کہ جیسے ظرفِ قلب دھیمی آنچ پر رکھا ہے اور نہ اسے ٹھنڈا ہونے کی فکر ہے نہ ابل جانے کا ڈر۔ وہ جانتا ہے کہ مناسب آنچ اسے ملتی رہے گی اور مناسب حرارت وہ دیتا رہے گا۔

میں آنے والے کل کا حال نہیں جانتا۔ مگر اگر ماضی حال کا اور حال مستقبل کا اشارہ دیتے ہیں تو میرا آج اس مقام پر کھڑے ہونا ہی میرے ماضی کے سفروں کی درست تاویل ہے۔ سیانے کہتے ہیں کہ کوئی چاہ ہو تو دو ہی طریق مناسب ہوتے ہیں۔ یا تو در در کی خاک چھانو یا دل میں چاہ لئے بیٹھ جاؤ۔

https://emad-ahmad.com/

میں نے زندگی کے مختلف ادوار میں دونوں ہی مناسکِ محبت ادا کئے ہیں۔ دونوں سے مختلف طور کا فیض بھی پایا ہے۔ اب اندر باہر کے اس سفر و حضر کا کچھ انجام تو ہونا ہی تھا۔ سو یہ آج گزرے ہوئے کل ہی کا ثمر ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو اس آج کے بعد ایک آنے والا کل بھی ہے۔

سورۃ لقمان کی آخری آیت میں ربِ جلیل کا فرمان ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کس سرزمین پر جا کر مرے گا، اس لئے اس کل کی پیشین گوئی تو ممکن نہیں مگر ہاں میرے اندر لگی اور باہر جلتی ہوئی یہ لَو ایک امید اور ایک دعا ضرور ہے۔ میں اپنے قلب کی حضوری اور قالب کی حاضری لئے اس آنے والے کل کے استقبال میں سپاس گزار ہوں۔

والسلام

عماد احمد

لاہور

۱۲ رمضان المبارک، ۱۴۴۵ ہجری

بمطابق ۲۳ مارچ ۲۰۲۴ء

https://emad-ahmad.com/

دو اضافی باتیں

میں نے شاید ہی کبھی کوئی نظم بلکہ کوئی غزل بھی ایک سے زیادہ نشستوں میں لکھی ہو۔ گویا جب بھی کچھ بھی لکھا ہے ایک کیفیت میں، ایک وقت اور ایک مقام پر ہی لکھا ہے۔ *نفس وآفاق* کو کتابی شکل دیتے ہوئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اب جو لکھوں گا اس کا وقت اور مقام بھی لکھ لوں گا۔ یہ بات مجھے کافی حد تک یاد رہی ہے سو میں نے زیادہ تر اجزا کے بعد یہ تفصیل بھی لکھ دی ہے۔ دوسرا یہ کہ حمد اور نعت کو آغاز میں رکھنے کے علاوہ میں نے ترتیب بھی وہی چھوڑ دی ہے جیسے جیسے کچھ لکھا گیا ہے۔

عام قاری کے لئے تو شاید اس میں کوئی قابلِ اعتنا بات نہ ہو مگر جو لوگ شعر اترنے کے پس منظر میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں کئی لطیف پہلو پنہاں ہیں۔ میں نے اپنی ایک اور کتاب *کیمیاگر* کے دیباچے میں شعر اترنے کے عمل پر کافی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اسے اس ہی سلسلے کی ایک کڑی سمجھا جاسکتا ہے۔

https://emad-ahmad.com/

https://emad-ahmad.com/

O

اک عمر کاٹ دی ہے نظر نے شہود میں
اب نور چاہیے ہے مجھے اس وجود میں

جب تک ہے روح خلق و فنا کی قیود میں
رہنا پڑے گا ذات کو تب تک حدود میں

ہر سانس، پور، بال مرا قلب بن چکا
پورا وجود کانپ رہا ہے سجود میں

اک زاویہ جو قائمہ اٹھا ہے قلب سے
امکان دِکھ رہے ہیں مسلسل عمود میں

https://emad-ahmad.com/

جو کل حروفِ راز تھے اعجاز بن گئے
کھُلنے لگے ہیں بھید جنوں کی نمود میں

احساس، سوچ، روح سبھی کام آ گئے
تبدیل ہو رہا ہے بدن بھی وقود میں

وہ لمحہِ حصولِ تمنا و جستجو
پایا ہے وہ جو پا نہیں سکتے خلود میں

آؤ عماد رب سے دعا، التجا کریں
کر لیجیے قبول ہمیں بھی جنود میں

رات ۲:۵۵
۱۳ مئی ۲۰۲۳
گھر پر

https://emad-ahmad.com/

حدیثِ جبرئیلؑ

وحی کا ایک دور تھا
وہ دور اپنے مقصدِ عظیم کو نبھا رہا تھا
اور اب یہ طور تھا
کہ شرک کی دبیز تہہ قلوب سے اتر چکی تھی
فسق اور فجور کا جہاں پہ پہلے شور تھا
وہیں پہ اب صدائے حق، بنائے حق کا زور تھا

خدا کے آخری نبی ﷺ
وحی کی اک طویل تر لڑی کی آخری کڑی ﷺ
امین رازِ کن فکوں ﷺ، امیرِ تاجِ انبیاء ﷺ
رسولِ آخر الزماں ﷺ کے لب پہ تھی یہی دعا
کہ امتِ محمدی کی چھت سدا پڑی رہے
یہ قوم روزِ حشر تک ستون پر کھڑی رہے

https://emad-ahmad.com/

رسول ﷺ کی دعا کے پہلے حرف فرش سے چلے
اسی گھڑی
ملائکہ کے تاجدار جبرئیلؑ پارسا
قوی، امین و باصفا
بھی کوئے عرش سے چلے
خدا کا حکم تھا کہ دینِ حق کا کل مقدمہ
ملائکہ کے تاجدار و تاجدارِ انبیاﷺ کے بیچ یوں بیان ہو
کہ حجت تمام ہو
کہ دین کو دوام ہو
کہ حشر تک سکینتِ قلوب کا سلیس انتظام ہو
ملائکہ کا تاجدار، تاجدارِ انبیاﷺ کے ساتھ ہم کلام ہو

مدینۃ النبی تھا اور مسجدِ رسول تھی
صحابہِ کرام کے جلو میں افضل البشرﷺ
زمیں پہ ایسی سادگی سے ہو رہے تھے جلوہ گر
جو شانِ انبیا ہی ہے

https://emad-ahmad.com/

ملائکہ کے تاجداران کے سامنے گئے
زمیں، فلک، بشر سبھی کے سامنے اصولِ دیں کا مختصر بیاں ہوا
درست دین کیا ہے کچھ مکالموں میں
کھل کے یوں عیاں ہوا
کہ حشر تک سند رہے
ہر ایک دور میں اضافتوں کا باب رد رہے

سلامتی ہے جس کی ذات اس کا ہم پہ قرض ہے
رسولِ آسمان اور رسولِ کائناتﷺ پر
سدا سلامتی کہیں کہ یہ ہمارا فرض ہے
سلام ہے رسولﷺ پر
سلام جبرئیلؑ پر
سلام آگہی، سلامتی کے اس قبیل پر
سلام دینِ حق کی اس سبیل اور دلیل پر

رات ۱۱:۱۰
۱۹ مارچ ۲۰۲۴
گھر پر

https://emad-ahmad.com/

رفتگاں

چلتی کشتی کے ہچکولے
ہولے ہولے
جسم کے سنگ ہی من بھی ڈولے

من جو قرنوں سے ساکت ہو
دل جو کب سے بے حرکت ہو
سوچ جو صدیوں سے بے حس ہو
جذبے جن کا ذکر بھی مت ہو
سب کچھ اک دم، یک دم بولے

سانس کی ڈوری
آس کی ڈوری

https://emad-ahmad.com/

من سے بندھی ہو
تو دل ہمت کر لیتا ہے
اپنے سے بھی لڑ لیتا ہے
ایک سفر پھر کر لیتا ہے

چلتی کشتی کے ہچکولے
جسم کے سنگ ہی من بھی ڈولے
باہمت دل
ہولے ہولے
دور کہیں ماضی میں جا کر
دل کے پرانے، صدیوں سے جامد در کھولے

صبح ۱۰:۲۰
۱۲ اگست ۲۰۲۲
استنبول سے کچھ باہر بحیرہ مرمرہ میں ایک کشتی کے اندر

https://emad-ahmad.com/

O

صبر کر گیا اک شخص
قلب بھر گیا اک شخص

سر کٹا کے کاندھے پر
بوجھ دھر گیا اک شخص

مجھ میں جی اٹھا اک درد
اور مر گیا اک شخص

https://emad-ahmad.com/